60375 ـ كيا سلس البول (پيشاب نہ ركنے كى بيمارى) والے شخص كى امامت صحيح ہے ؟

سوال

كيا پيشاب نہ ركنے كى بيمارى والا شخص امامت كروا سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

پيشاب نہ ركنے كى بيمارى والا شخص اپنے جيسى بيمارى والے شخص كى امامت كروا سكتا ہے، ليكن صحيح اور تندرست اشخاص كى امامت كروانے ميں علماء كرام كا اختلاف ہے.

بعض علماء كرام كہتے ہيں كہ امامت كروانا جائز نہيں، بلكہ ان كى نماز باطل ہو جائيگى، اور بعض علماء كرام صحيح كہتے ہيں.

موسوعة الفقهية ميں ہے:

" فقہاء كرام متفق ہيں كہ اگر امام پيشاب نہ ركنے كى بيمارى ميں مبتلا ہو اور مقتدى بھى ايسے ہى تو نماز جائز ہے، ليكن اگر امام اس بيمارى كا شكار ہو اور مقتدى صحيح و تندرست ہوں تو اس كى امامت كے جواز ميں فقہاء كرام كے دو قول ہيں:

پہلا قول:

احناف اور حنابلہ كے ہاں جائز نہيں، كيونكہ صاحب عذر حقيقتا حدث ميں ہى نماز ادا كرتا ہے، ليكن ان كا يہ حدث ان كے حق ميں نہ ہونے جيسا ہے كيونكہ يہ ادا كے ليے ضرورت ہے، اس ليے انہيں كوئى نقصان نہيں دے گا، كيونكہ ضرورت اس كے مطابق مقدر ہو گى، اور اس ليے بھى كہ صحيح اور تندرست شخص معذور سے زيادہ قوى ہے، اور قوى و طاقتور كى بنا ضعيف پر نہيں ہو سكتى.

دوسرا قول:

مالكيہ اور شافعيہ كے ہاں ان كى نماز صحيح ہے، اور وہ نماز نہيں لوٹائيں گے، اور اس ليے بھى كہ جب عذر والے عذر كى بنا پر معاف ہے تو دوسرے كے ليے بھى معاف ہے، ليكن مالكيہ نے يہ صراحت كى ہے كہ اس بيمارى والے كا صحيح اور تندرست لوگوں كى امامت كرنا مكروہ ہے" انتہى باختصار

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (25 / 187).

اور المجموع للنووی (4 / 160) بھی دیکھیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

پیشاب کی بیماری والے کی امامت کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جسے پیشاب (سلس بول) وغیرہ کی بیماری ہو اس کی في نفسہ اپنی نماز صحیح ہے، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو.

اور فرمان ربانی ہے:

اللہ تعالی کسی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو تم حسب استطاعت اس پرعمل کرو"

لیکن اس نے جن صحیح اور تندرست لوگوں کی امامت کروائی ہے ان کی نماز صحیح ہونے میں اختلاف ہے.

اور راجح یہی ہے کہ ان کی نماز بھی صحیح ہے، لیکن اولی اور بہتر یہی ہے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے اسے تندرست اور صحیح لوگوں کی جماعت نہیں کروانی چاہیے" انتہی

عبد العزیز بن باز، عبد الرزاق عفیفی، عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 397).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور اس (یعنی پیشاب کی بیماری والے) کی نماز صحیح اور تندرست امام کے پیچھے صحیح ہے، اس بیماری میں مبتلا شخص کی امامت کرانے میں بھی نماز صحیح ہے، یہ دو صورتیں ہیں:

اور تیسری صورت یہ ہے کہ: اگر اس بیماری میں مبتلا شخص صحیح اور تندرست لوگوں کی امامت کروائے، اس میں

بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ یہ صحیح نہیں، اگر اس بیماری میں مبتلا شخص نے صحیح اور تندرست لوگوں کی امامت کی تو مقتدی کی نماز باطل ہو گی، اور اس کی اپنی نماز بھی باطل ہو گی، کیونکہ اس نے ایسے لوگوں کی امامت کی نیت کی ہے جن کی امامت کرانی صحیح نہ تھی، لیکن اگر یہ اس سے جاہل ہو تو اور بات ہے.

اس کی امامت صحیح نہ ہونے کی علت یہ ہے کہ: اس بیماری میں مبتلا شخص کی حالت صحیح اور تندرست شخص کے علیحدہ ہے، اور یہ ممکن نہیں کہ مقتدی کی حالت امام سے اعلی ہو.

اور اس میں صحیح قول یہ ہے کہ: پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص اپنے جیسی بیماری میں متبلا کی امامت بھی کروا سکتا ہے، اور صحیح اور تندرست لوگوں کی امامت بھی کروانا صحیح ہے.

اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا عموم ہے:

" لوگوں کی امامت وہ کرائے جو قرآن مجید کا سب سے زیادہ حافظ ہو"

اس شخص کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اس نے وہ کام کیا جو اس پرواجب تھا، اور جب اس کی نماز صحیح ہے تو اس کی امامت بھی صحیح ہو گی.

اور ان کا یہ کہنا کہ: مقتدی امام سے اعلی حالت والا نہیں ہو سکتا، یہ قول اس سے ٹوٹ جاتا ہے کہ تیمم کر کے جماعت کرانے والے شخص کے پیچھے وضوء والے لوگوں کی نماز صحیح ہے، اور وہ بھی اس کے قائل ہیں، حالانکہ وضوء والا اعلی حالت میں ہے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ: تیمم والے کی طہارت صحیح ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ: جس کو پیشاب کی بیماری ہے اس کی طہارت بھی صحیح ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 172 - 173).

واللہ اعلم .